باب ۴

آفات کے حسنِ انتظام میں فوج کی کارکردگی

گزشتہ باب میں ہم نے انسان کی پیدا کردہ اور قدرتی آفات کا مطالعہ کیا۔ آفات کے حسنِ انتظام کا کام کئی تنظیمیں کر رہی ہیں۔ اس باب میں خصوصی طور پر آفات کے وقت فوج کی کارکردگی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

قومی سلامتی پر قدرتی آفات کے اثرات

آفات کی وجہ سے جانی، مالی اور تعمیرات کو نقصان پہنچتا ہے۔ سماجی اور معاشی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قومی تحفظ پر بھی اس کے بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں جس کے متعلق چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ **زلزلہ** : ۲۰۰۱ء میں گجرات میں آئے زلزلے نے فضائیہ اور فوجی مراکز کو تہس نہس کر دیا تھا۔ سکّم میں زلزلے کی وجہ سے زمین کھسکنے سے نقل و حمل پر برا اثر ہوا۔ اس وجہ سے فوج کو رسد پہنچانے میں تکلیفیں پیش آئیں اور برّی فوج کی آمد و رفت بھی متاثر ہوئی۔

۲۔ **بادلوں کا پھٹنا** : لداخ اور خاص طور پر لیہہ کے علاقے میں بادل پھٹنے کی وجہ سے آمد و رفت پر بُرے اثرات ہوئے اور فوج کو رسد پہنچانے میں دشواری پیش آئی۔

۳۔ **طوفانی گرداب** : اوڈیشا میں طوفانی گرداب کی وجہ سے بھارت کی بحری فوج کو نقصان اُٹھانا پڑا۔

۴۔ **سونامی** : دسمبر ۲۰۰۴ء میں سونامی کی وجہ سے وشاکھاپٹنم اور اندمان اور نکوبار کے بحری بیڑوں کا کافی نقصان ہوا۔ اسی طرح اندمان اور نکوبار کے فضائی اڈّے اور رن وے کو نقصان پہنچا جس کی وجہ سے چند دنوں تک وہاں کا کام کاج ٹھپ پڑا رہا۔

۵۔ **سیلاب** : کیدارناتھ میں سیلاب کی وجہ سے آمد و رفت متاثر ہوئی جس کی وجہ سے ہمالیہ کے درمیانی علاقوں میں، چین کے قریب سرحدی علاقوں میں رسد پہنچانے میں تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔

۶۔ **آتشزدگی** : آگ کی وجہ سے فوجی اسلحہ کے ذخیرے کو کافی نقصان ہوا۔

۷۔ **سمندری آفت** : ۲۰۱۳ء میں بحری بیڑے کی پن ڈُبّی (آب دوز کشتی) میں لگنے والی آگ اور اس میں ہونے والے دھماکے کی وجہ سے بھارت کو ایک پن ڈُبّی سے ہاتھ دھونا پڑا۔

قومی اتھاریٹی برائے حسنِ انتظام آفات (National Disaster Management Authority)

قدرتی آفات سے بچاؤ کے کل انتظامات، امداد اور تعاون کی ابتدائی ذمے داری مرکزی حکومت کے محکمۂ داخلہ کی ہوتی ہے۔ وزیر اعظم قومی انتظامیہ برائے آفات کے صدر ہوتے ہیں اور ریاستی انتظامیہ برائے آفات کا اختیار اس ریاست کے وزیر اعلیٰ کو ہوتا ہے۔ یہ ادارے بھارت میں آفات کے حسنِ انتظام سے متعلق امور انجام دیتے ہیں۔ قدرتی اور انسان کی پیدا کردہ آفات سے نمٹنے کے لیے قومی آفت تعاون فورس National Disaster Response Force (NDRF) کی تشکیل کی گئی ہے۔

سرحدی حفاظتی دستہ (BSF)، مرکزی ریزرو پولس فورس (CRPF)، مرکزی صنعتی حفاظتی دستہ (CISF)، بھارت تبت سرحدی پولس (ITBP) اور مسلح سرحدی دستے (SSB) کے فوجیوں کو NDRF میں شامل کیا گیا ہے۔ ہر ٹکڑی میں ماہر انجینئر، ٹیکنیشین، ماہر الیکٹریشین، طبّی ماہرین اور ڈاگ اسکواڈ (کتّوں کے دستے) کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ تمام دستوں کو ضروری سامان سے لیس کر کے اور تربیت دے کر

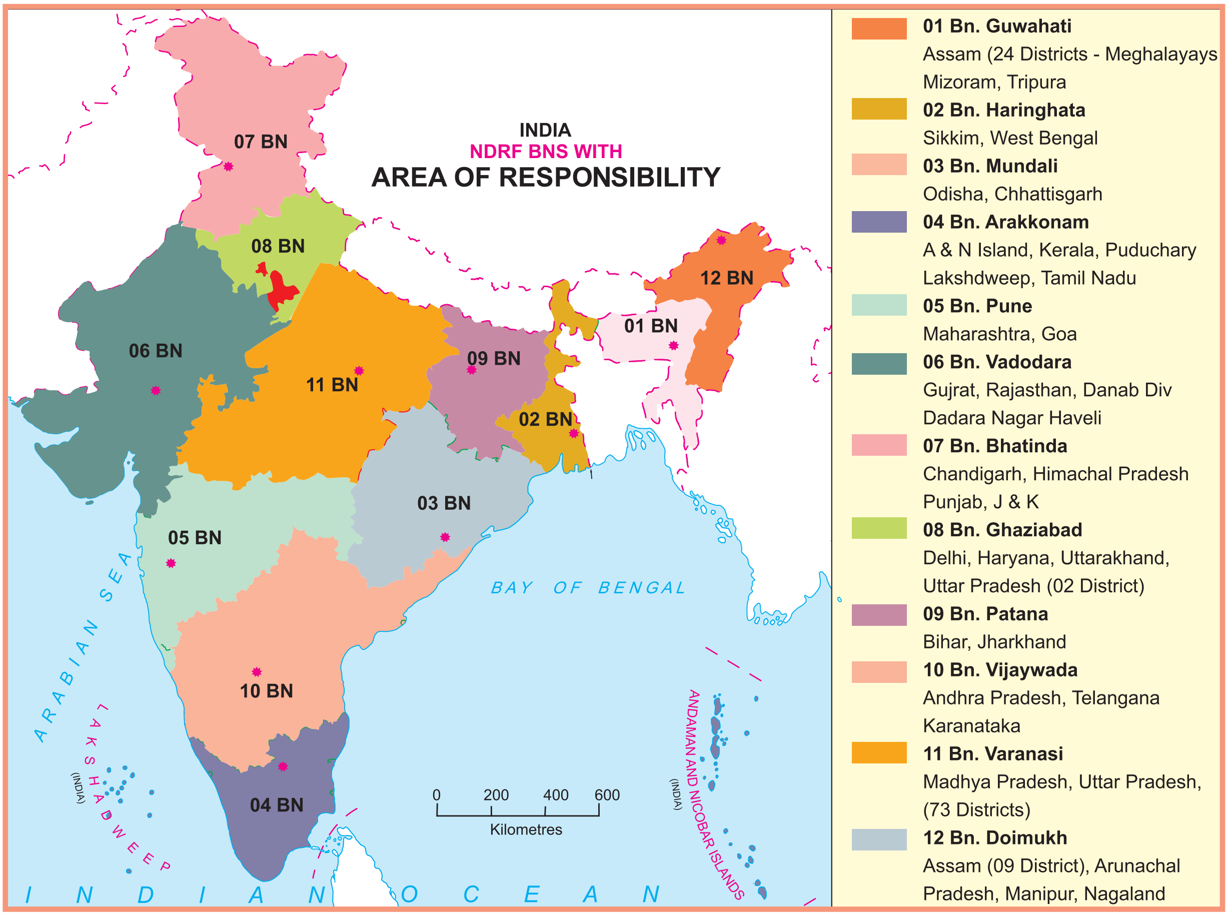

(Ref.: www.ndrf.gov.in/ndrf)

قدرتی آفات اور انسان کی پیدا کردہ آفات کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ انھیں کیمیائی، حیاتیاتی، ریڈیائی اور جوہری آفات کا سامنا کرنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ بھارت کے حساس علاقوں کا خاکہ تیار کرکے آفات کے وقت فوراً پہنچنے کے مقصد سے NDRF کے دستے بارہ مقامات پر متعین کیے گئے ہیں۔

آفات کے حسنِ انتظام میں فوج کی ذمے داریاں اور کام

جس طرح کسی آفت سے نمٹنے کے لیے NDRF کی ابتدائی ذمے داری ہوتی ہے اسی طرح اس مصیبت کا سامنا کرنے کے لیے وزارتِ دفاع کی اختیاری فوج کو حرکت دی جاتی ہے۔ یہ تمام کام فوج شہری انتظامیہ کے تعاون کے طور پر کرتی ہے۔ ملک کے عوام کی حفاظت، ان کے املاک کی حفاظت اور ملکی مفاد کے لیے قدرتی اور انسان کی پیدا کردہ آفات سے بچاؤ کرنا اس کا فرض ہے۔

اس کام کو بہتر طور پر انجام دینے کے لیے زمانۂ جنگ اور امن کے دور میں آفات سے نمٹنے کے لیے ملک کو مختلف عملی اور اختیاری شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وسائل کی دستیابی، اعلیٰ نظم و نسق اور ٹریننگ و تعاون کی وجہ سے فوج بہترین طریقے سے کام انجام دے سکتی ہے۔ آفات سے نمٹنے کے آخری حربے کے طور پر حکومت فوج کو میدان میں اُتارتی ہے۔

فوج کے کام تین مرحلوں میں ہوتے ہیں۔ (۱) آفات سے قبل منصوبہ بندی (۲) آفات کی پیشگی اطلاع ملتے ہی کیے جانے والے کام (۳) آفات کے بعد کے کام۔

۱۔ آفات سے قبل کا مرحلہ

اس مرحلے میں ممکنہ آفت کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔اس منصوبے میں درج ذیل امور کا خیال رکھا جاتا ہے۔

- ممکنہ خطرات کی پیش بینی۔
- جغرافیائی معلوماتی نظام(GIS) کے استعمال سے نقشوں کی ازسرنو تشکیل۔
- فوج اور عوامی بستیوں کے درمیان آمدورفت کے ذرائع کی جانچ۔
- سازوسامان کے مقامات، ہیلی کاپٹر اُتارنے کے لیے مناسب جگہ اور سہولیات سے متعلق فیصلے لینا۔
- اچانک پیدا ہونے والے مسائل کے لیے تدارکی منصوبہ بندی کرنا۔

۲۔ مصیبت کی اطلاع ملنے کے وقت کا مرحلہ

یہ مرحلہ ممکنہ خطرات کی پیشگی اطلاع ملنے کے بعد کا ہے۔ یہ پیشگی اطلاع سیلاب، طوفانی گرداب، سونامی وغیرہ سے متعلق ہوسکتی ہے۔ اگر عوام کو یہ محسوس ہو کہ ممکنہ خطرہ بہت بڑا ہے تو وہ اس کے متعلق فوج کو خبر دے سکتی ہے جس کی وجہ سے فوج اس خطرے کا سامنا کرنے کی تیاری میں لگی رہتی ہے۔فوج حمل ونقل کے ذرائع کے ٹھیک ٹھاک ہونے اور دیگر ضروری اشیا کے دستیاب ہونے کا اطمینان کرتی ہے۔

۳۔ آفات کے بعد کی کارروائی

آفت پیدا ہونے پر فوج درج ذیل امور انجام دیتی ہے۔

- آفت میں گرفتار مصیبت زدگان کو تلاش کرکے ان کی جان بچانا۔
- بچے ہوئے لوگوں کو اگر خطرہ لاحق ہو تو دوسرے مقام پر منتقل کرنا، ان کے رہنے، کھانے کا مناسب انتظام کرنا۔
- انتہائی ضروری اشیا، غذائی اجناس، طبّی امداد مہیا کرنا۔

برّی فوج، بحری فوج اور فضائیہ ضرورت کے مطابق کام کرتے ہیں۔ مثلاً بحری فوج سیلاب زدگان کو بچانے کا کام کرتی ہے۔ فضائیہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے مصیبت میں پھنسے لوگوں کو نجات دلاسکتی ہے یا ہوائی جہاز کے ذریعے طبّی امداد، غذائی اجناس کے پیکٹ وغیرہ مہیا کرسکتی ہے۔اسی طرح برّی فوج مقامی سطح پر ہونے والے فساد کو قابو میں لانے کے لیے فوج تعینات کرسکتی ہے۔

آفات کے حسنِ انتظام میں فوج کی کارکردگی - یک نظر

۱۔ **شعبۂ اختیارات اور انصرام** : مصیبت کے وقت امداد کے لیے انتظامات اور قابو پانے کے لیے ایک مرکزی شعبۂ اختیارات کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ **خدماتی سہولیات** : غذائی اجناس اور پانی جیسی ضروری اشیا مہیا کرانا اور ذرائع حمل ونقل کو جاری رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

۳۔ **مصیبت زدگان کے لیے خیمے بنانا اور ان کا انصرام** : کسی بھی مصیبت زدہ کو اس قسم کے خیمے کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔

۴۔ **طبّی امداد** : عارضی طور پر دواخانہ شروع کر کے فوری طبّی امداد دی جاتی ہے۔

۵۔ **راستے اور پُلوں کی تعمیر اور مرمت** : مصیبت زدگان کو فوری امداد پہنچانے کے لیے آفات سے متاثر ریل کے راستوں اور سڑکوں کو درست کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

بھارتی فضائیہ (IAF) کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے امداد اور راحت کاری

طبّی امداد

سیلابی حالات میں راحت کاری کا کام کرنے والی فوج

تلاش اور راحت کاری

بحری فوج کے امدادی کام

سرگرمی

۱۔ ذیل میں درج آفات کے وقت فوج نے عوام کی کس طرح مدد کی، تلاش کیجیے اور ہر واقعے کی معلومات حاصل کیجیے۔ بات چیت کیجیے اور نوٹ لکھیے۔

(i) گجرات کے زلزلے (۲۰۰۱ء) سے متاثرہ علاقے : بُھج، احمد آباد، گاندھی نگر، کَچھ، سورت، ضلع سریندرنگر، ضلع راجکوٹ، جام نگر اور جوڈِیا۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

(ii) بحرِ ہند میں آنے والی سونامی (۲۰۰۴ء) سے متاثرہ علاقے : جنوبی بھارت کے کچھ علاقے اور اندمان اور نکوبار جزائر۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

(iii) اُتراکھنڈ میں بادل پھٹنے کی وجہ سے اچانک آنے والے سیلاب (۲۰۱۳ء) سے متاثرہ علاقے - گوبِند گھاٹ، کیدارناتھ مندر، ضلع رُدر پریاگ، اتراکھنڈ، ہماچل پردیش اور مغربی نیپال۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

(iv) کشمیر کا سیلاب (۲۰۱۴ء) متاثرہ علاقے : سری نگر، بندی پور، راجوری وغیرہ۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

8BCZUX

....

....

....